Day: Date:

(تحریم)

(سوال نمبر ۲)

مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(۱) پیغمبرؐ کی جنگی حکمت (عملی)

تعارف

نبیؐ کریم تمام انسانیت کے لئے ایک بہترین نمونہ ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں آپؐ کی تعلیمات ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ نبیؐ نے دین کی تعلیم دینے کے علاوہ دین کی سربلندی کے لئے جنگیں بھی لڑیں۔ تاریخ دانوں کے مطابق یہ غزوات قریباً اٹھائیس کی تعداد میں ہیں۔ ان تمام جنگی کارروائیوں کے نتیجے میں دس لاکھ مربع میل پر مشتمل وسیع اسلامی سلطنت کا قیام عمل میں آیا۔ آپؐ ایک بہترین سپہ سالار رہیں اور انھوں نے عرب میں فوجی معیار کی سربلندی کے لئے صف بندی کا طریقہ اپنایا۔ صف بندی کا معائنہ آپؐ خود کرتے اور ناقابل اعتماد آدمیوں کو فوج سے نکال دیتے۔ جنگ میں خواتین بھی شرکت کرتیں۔ جو زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اسی طرح امیر یعنی آپؐ کا جب تک حکم نہ ہوتا تو تب تک فوج حرکت میں نہ آتی۔ یہ دیں علاوہ کہ کس وقت اور کہاں کونسا اسلحہ استعمال کرنا ہے سب آپؐ ہی ترتیب دیتے تھے۔ اس علاوہ خندق کھدوانا کا حکم بھی آپؐ ہی کی طرف سے حضرت سلیمان فارسیؓ کے مشورے سے کیا گیا تھا۔ آپؐ خود دشمنوں پر تیر پھینکتے

کے لئے خبر رساں بھی مقرر کر رکھے تھے جو ان کو دشمن
کی حرکت سے آگاہ کرتے تھے۔ جنگ میں آپ نے دشمن
پر معاشی دباؤ بھی ڈالنے کا طریقہ اپنایا جس سے ان کا نظام
درہم برہم ہو گیا۔ یقیناً آپ کی جنگی حکمت عملیاں آج کے
دور میں سب انسانوں کے لئے رہنمائی کے قابل ہیں۔

رسول اللہ کے جنگی مقاصد

آپ نے جنگ ذاتی دشمنی کی غرض سے نہیں لڑی۔ بلکہ وہ
سراسر اسلام کی سربلندی اور دفاع کی خاطر تھی۔ جیسا
کہ حکم ہوتا ہے:

الحکم للہ والملک للہ

(حکم بھی اللہ کے لئے اور ملک بھی اللہ کے لئے)

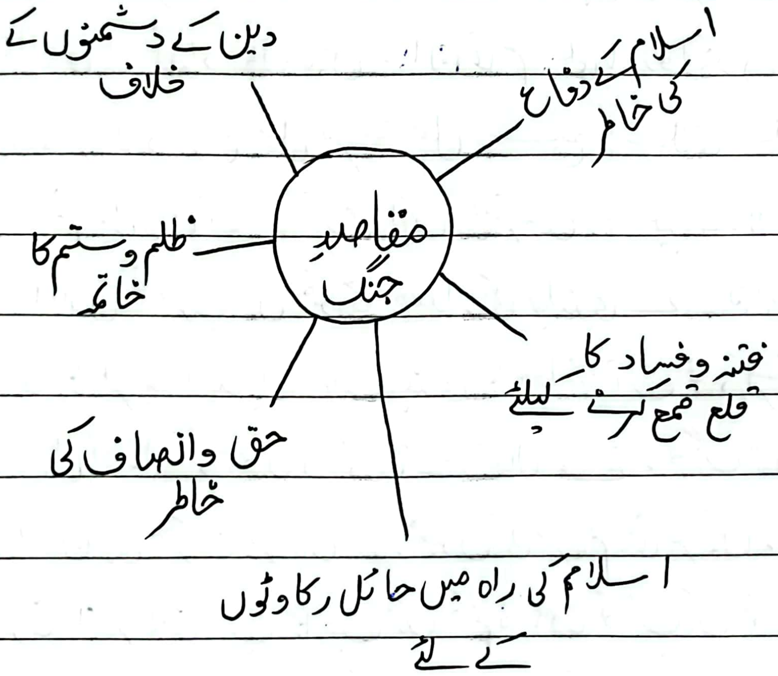

جنگی حکمت عملی پر طائرانہ جائزہ

(۱) مشرکین کی مہم:

Day: ______ Date: ______

اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے مشرکین کی جانب سے یہ کہا جاتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور پر پھیلایا گیا۔ نبوت کے تیرہ سال آپؐ نے کوئی تلوار نہ اٹھائی بلکہ ہر ایک کو صبر کی تلقین کرتے رہے۔ آپؐ اس وقت جنگ کرنے کی سکت نہ رکھتے تھے کیونکہ ان کے پاس اقتدار نہیں تھا۔
جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو جنگوں کا آغاز کیا۔

(غزوۂ بدر)

قرآن میں ہے کہ:

"اور ہم نے آپؐ کو بدر میں نصرت دی جبکہ آپؐ اس وقت بہت کمزور تھے"

آپؐ کی حکمت عملی یہ تھی کہ:-
انھوں نے ایک اونچے ٹیلے کا میدان چنا جو فتح کی وجہ بنا۔
اور یہ کہ جنگ کے میدان میں سب سے پہلے پہنچا جائے تاکہ راستوں کا اور اپنے لئے درست میدان کا تعین کیا جا سکے۔
اس کے لئے آپؐ نے راستا تبدیل بھی کیا۔
بدر کا مقام نقشے میں کچھ اس طرح دکھتا ہے۔

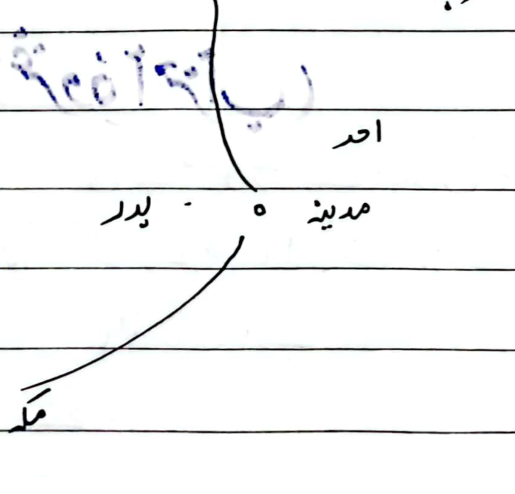

Day: ____________ Date: ____________

اچھی جگہ کے انتخاب کے علاوہ آپ ﷺ نے 313 صحابہ کرام کی صف بندی اس طرح کی کہ وہ کفار کے تین ہزار کے لشکر پر غالب آ گئے۔

بدر میں علاوہ اللہ کی نصرت بھی شامل تھی۔

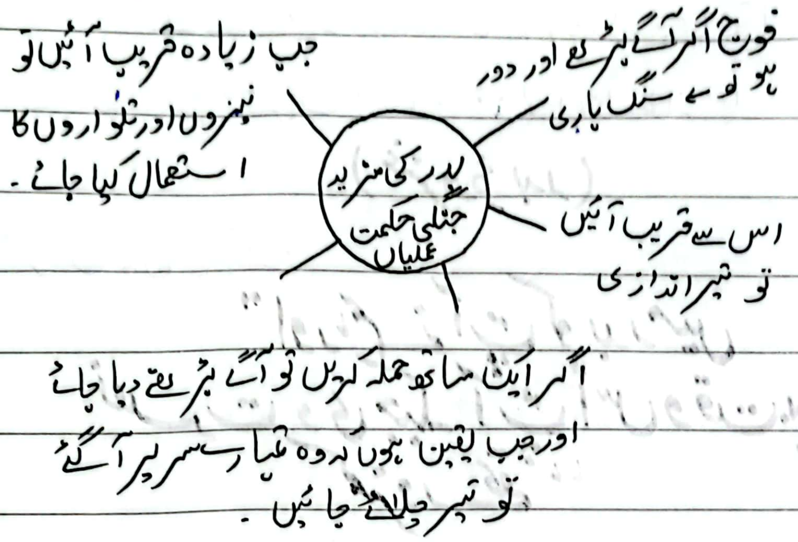

(غزوہ اُحد)

آپ ﷺ نے کچھ دس کے قریب تیراندازوں کو درہ نہ چھوڑنے کی تلقین کی تھی جو آخری مرحلوں میں چھوڑ کر میدان جنگ سے مالِ غنیمت سمیٹنے لگے جس کے باعث یہ بھاری ہوئی جنگ ہو گئی۔

اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ امیر کی اطاعت لازمی ہے۔

(غزوہِ احزاب)

حضرت سلیمان فارسی کے مشورے سے خندق کھودی گئی جو اتنی گہری تھی کہ کفار کے حوصلے پست ہو گئے۔

اس طرح اس جنگ سے ہمیں نفسیاتی طریقے سے دشمن پر قابو پانے کی تلقین ملتی ہے۔

Day: Date:

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے
جنہیں تو نے بخشا ہے ذوقِ خدائی
(اقبالؒ)

(غزوۂ حنین)

یہ جنگ یہودیوں کے خلاف لڑی گئی اور اس جنگ میں یہودیوں کو معاشی طور پر نقصان پہنچایا گیا۔ یعنی ان کی معیشت کا انحصار کھجور کے باغات پر تھا۔ آپؐ نے فرمایا

(الحرب خدعہ)

↓

(جنگ ایک چال ہے)

جنگوں کے ذریعے دورِ جدید کے لئے اسباق

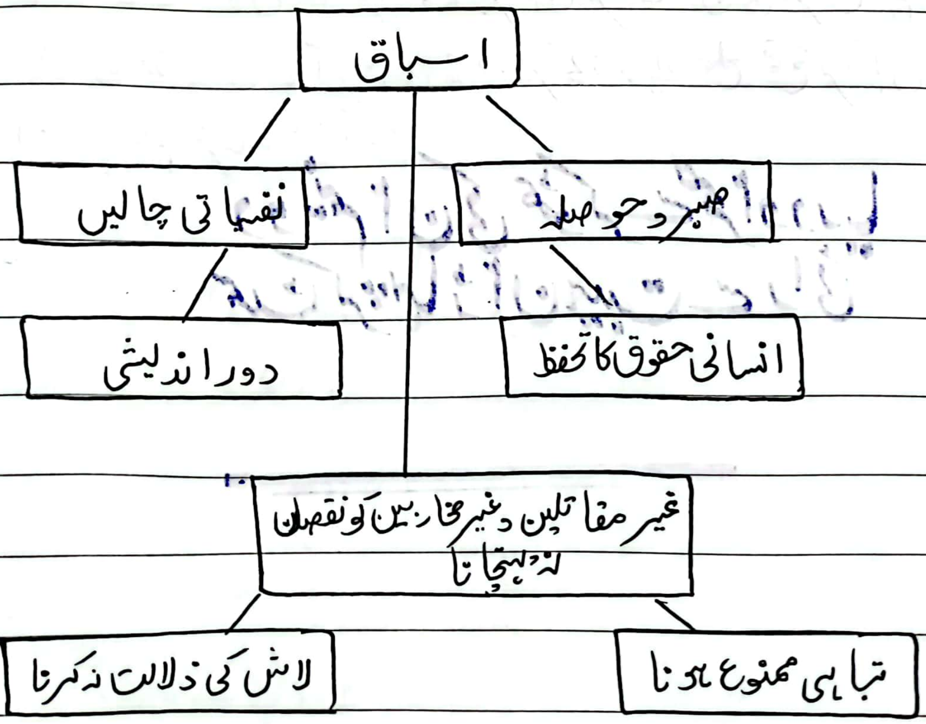

وقاتلوهم حتى لا تكون فتنة

اور انہیں قتل کرو یہاں تک کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے۔

حاصلِ کلام

نبی دورِ جدید کی حکومتوں کے لئے بھی بہتری کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ آپ کی سیرت پر باطل عمل کرکے مسلمانوں پر ہی مختلف حربے استعمال کر رہے ہیں اور ہمیں اپنے زیرِ نگین بنا رہے ہیں جبکہ ضرورت اس امر کی [illegible] ہے کہ اپنے رسول کے اسوہ پر عمل کرکے ان کی طرح ہم بھی ان مفسدین کا آپ کی تدابیر کے ذریعے قلع قمع کر سکیں۔

اقبالِ عظیم فرماتے ہیں کہ:-

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا
سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

Day: Date:

(ii) معاہدہ مدینہ کی اہمیت

تعارف:

حضرت محمدؐ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہاں کی آبادی کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جسے معاہدہ مدینہ یا میثاقِ مدینہ کہا جاتا ہے۔ اس کی اہمیت یہ ہے کہ یہ سب سے پہلا دنیا کا بین الاقوامی معاہدہ تھا جو تحریری شکل میں تھا اور اس معاہدہ یعنی 620ء کے بعد چھ سو سال بعد انگلستان میں تحریری معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدہ کے تحت آپؐ نے مدینہ میں اپنی قیادت کو تسلیم کروایا جس میں تین یہودی قبائل بھی شامل تھے۔ میثاقِ مدینہ نہ صرف پہلی اسلامی ریاست کا اساسی دستور ہے بلکہ عالمی تہذیب و تمدن کی تاریخ میں بھی ایک نمایاں اور عدیم النظیر حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں طے شدہ بنیادی اصولوں کی روشنی میں ایک مثالی اسلامی مملکت کی تشکیل کے ساتھ ساتھ اسے امن و امان کا گہوارہ بھی بنایا جا سکتا ہے۔

اسلامی ریاست میں معاہدے کی ضرورت

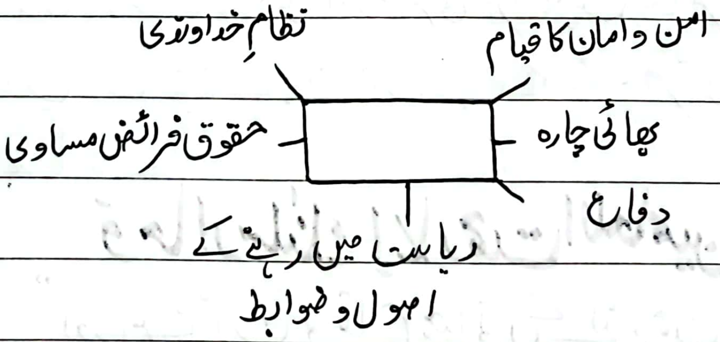

Day: ____ Date: ____

معاہدہ مدینہ کی اہمیت

(i) پہلا بین الاقوامی معاہدہ:-

معاہدہ مدینہ دنیا کے وقت کا سب سے پہلا تحریری معاہدہ تھا جو حکومتی امور کے واسطے بنایا گیا۔

(ii) امن و شانتی کا گہوارہ:

ریاست میں امن و امان قائم رکھنے کے لئے امیر کی طرف سے کچھ اصول و ضوابط طے کئے جاتے ہیں جو ہر ایک پر لازم ہوتا ہے کہ ان پر عمل کیا جائے۔

اس معاہدے سے بھی مدینہ امن و امان کا گہوارہ بن گیا جہاں ہر ایک کے حقوق کا خیال رکھا جاتا اور عدل و انصاف قائم ہوا۔ جیسا کہ قرآن میں بھی ہے کہ:

اعدلوا ھو اقرب للتقوی

(عدل کرو بے شک یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے)

(iii) آزادی کا حق ہر طبقہ کو:

اس معاہدے کا یہ خاصہ تھا کہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے کو اپنے مذہب کے مطابق زندگی گزارنے کا حق حاصل تھا۔ جس وجہ سے یہودی اور نصرانی گروہ بہت متاثر ہوئے تھے۔ پس آپؐ سب طبقے کے لئے رحمت ثابت ہوئے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے کہ:

وما ارسلنک الا رحمۃ اللعالمین

"اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔"

CamScanner

(۷) سیاسی بصیرت

معاہدے کا قیام عمل میں لانا آپ ﷺ کی سیاسی بصیرت کو بھی ظاہر کرتا ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے مدینے کے تمام قبائل کا خون ایک دوسرے پر حرام کر دیا۔

(۷) مشترکہ دفاع

اس معاہدے میں یہ بات یاد کروائی گئی کہ ہر ایک پر یہ فرض ہے کہ وہ مدینہ کی حفاظت کرے۔ اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ حب الوطنی کا جذبہ ان لوگوں میں اُبھارا گیا۔

دورِ جدید کے لئے اسباق:
معاہدے کے ذریعے

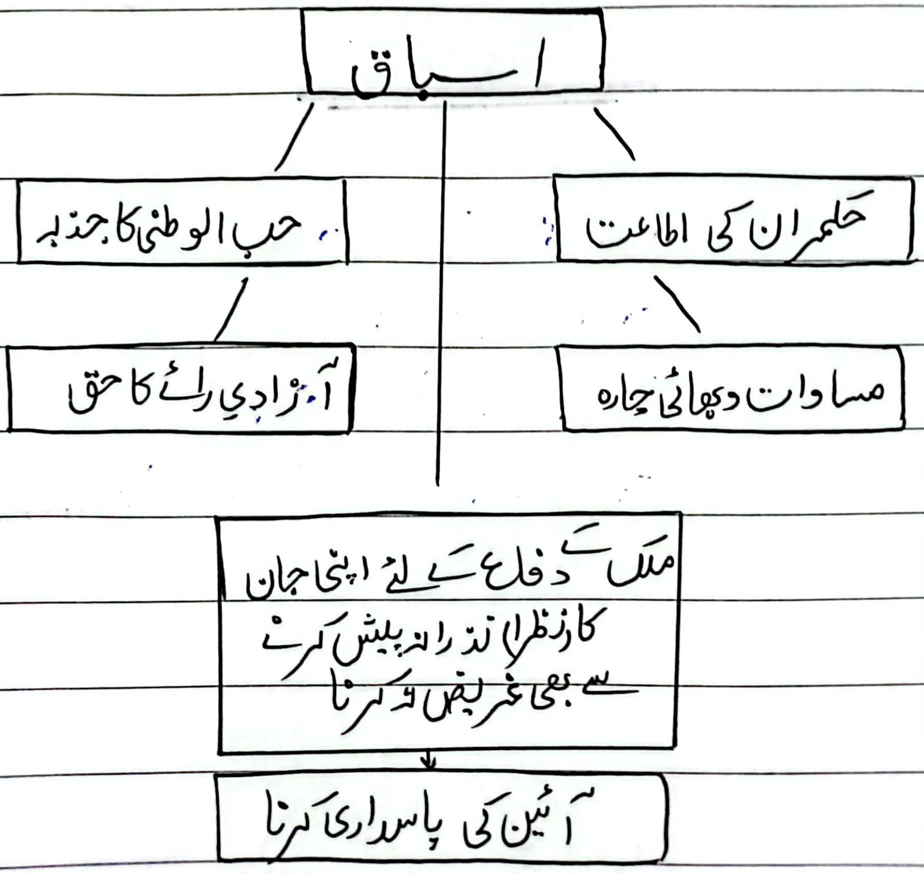

حاصل کلام

الغرض مدینہ کا یہ معاہدہ امن و شانتی کا پیغام ، اندرونی قبائل کے لئے مساوات اور بھائی چارے کا گہوارہ بننے میں اہم کردار ادا کرتا ہے ۔ یہ اُس وقت کی نوعیت کا ایک جدید معاہدہ تھا کیونکہ یہ پہلا بین الاقوامی تحریری آئین کی ایک شکل تھا ۔ جس نے وہاں کے مکینوں کو حب الوطنی کا پیغام دیا اور یہ کہ ناحق قتل ایک دوسرے پر حرام ہے ۔ سزا کا تعین کا حق صرف اور صرف حاکم کو ہوتا ہے کو اس سے حاکم کا حکم ماننا عین دین قرار دیا گیا ۔ ریاست مدینہ کے اس معاہدے کی اہمیت دورِ جدید میں عمل پیرا ہو کر محسوس کی جا سکتی ہے ۔

Day:

سوال نمبر ۱

وضاحت کریں کہ نبیؐ کس طرح انفرادی طور پر بہترین نمونہ ہیں۔

تعارف

خاتم الانبیاء جناب محمدؐ تمام انسانی زندگی میں ہر شعبہ (رہا ہے) میں) خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، اسوۂ حسنہ کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ آپؐ کی زندگی سے انسان دیانت داری اور امانت داری، بہادری و بلند ہمتی، خدا کی ذات پر بھروسہ، عجز و انکساری، صبر و استقامت، عفو درگزر جیسی صفات پر عمل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بچوں پر شفقت، بڑوں کے ساتھ حسن سلوک، خوش مزاجی، بردباری اور سادگی جیسی نیکیوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی کو اس دنیا میں اور آخرت کے لئے نجات کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا

Day: ________ Date: ________

سوال نمبر ۱

وضاحت کریں کہ نبی ﷺ کس طرح انفرادی طور پر بہترین نمونہ ہیں۔

تعارف

خاتم الانبیاء جناب محمد ﷺ تمام انسانی زندگی میں ہر شعبہ (رہے) میں، خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، اسوۂ حسنہ کا ایک بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی سے انسان دیانت داری اور امانت داری، عاجزی و بلند ہمتی، خدا کی ذات پر بھروسہ، عجز و انکساری، صبر و استقامت، عفو و درگزر جیسی صفات پر عمل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح بچوں پر شفقت، بڑوں کے ساتھ حسنِ سلوک، خوش مزاجی، بردباری اور سادگی جیسی خوبیوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی کو اس دنیا میں اور آخرت کے لئے نجات کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
فقیروں کا ملجا، ضعیفوں کا ماوا
یتیموں کا والی، غلاموں کا مولا

صداقت و امانت داری

آپ ﷺ کی صداقت اور امانت داری کی وجہ سے انہیں مکہ میں صادق اور امین کے القابات سے پکارا جاتا تھا۔ جب آپ ﷺ

Day: Date:

نے دینِ اسلام کی دعوت دی تو ان کے چچا ابو جہل نے کہا:

محمد! مجھے آپ کی سچائی پر یقین ہے مگر میں اپنے دین کو چھوڑ نہیں سکتا۔

اسی طرح حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑیں گے کیونکہ آپ صادق ہیں

صبر و استقامت

آپؐ نے ساری زندگی تکالیف کا سامنا صبر سے کیا۔ خواہ وہ شعبِ ابی طالب کی گھاٹی ہو یا دینِ حق کی دعوت دینے پر کفار کا آپؐ پر پتھر برسانا ہو ہر موڑ پر صبر کا مظاہرہ کیا۔

"جب آپؐ پتھروں کے باعث لہولہان تھے تو جبرئیل امین کا ظہور ہوا اور انہوں نے اہلِ طائف کو سبق سکھانے کا پوچھا جس پر آپؐ نے انہیں منع کر دیا۔ حتیٰ کہ اُحد پہاڑ نے بھی کفار کو اپنے اندر ختم کرنے کی اجازت چاہی مگر آپؐ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ میں رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

Day: Date:

بہادری و جرأت

رسول اللہ ﷺ صادق اور امین ہونے کے ساتھ ساتھ بہادر اور دلیر بھی تھے۔ انکی کئی بہادری اور مثالیں جنگ کے میدان میں ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے ستائیس غزوات میں باقاعدہ شرکت کی اور وہاں بہادری کے جوہر دکھانے کے ساتھ ساتھ اپنی دور اندیشی کی وجہ سے جنگ میں فتح یاب بھی ہوئے تھے۔

عجز و انکساری

آپ ﷺ پیغمبر ہونے کے باوجود اور اتنے معجزات رکھنے کے باوجود عجز و انکساری کے پیکر تھے اور ہر غم و تکلیف میں اللہ کو یاد کرتے تھے اور اپنی قوم کے لئے دعا گو رہتے تھے۔ عاجزی کا یہ حال تھا کہ جو بڑھیا آپ ﷺ پر کوڑا پھینکنے والی عورت تھی جب اُس دن کوڑا نہ پھینکا تو وہ اس کی خیریت معلوم کرنے کے لئے اُن کے گھر چلے گئے۔

بلند اخلاق کا پیکر

ایک حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سے بہتر وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے"

اسی طرح ایک اور جگہ روایت ہے کہ:

تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان والوں

Day: Date:

کے لئے بہتر ہے۔ اور میں اپنے خاندان میں
سب سے بہتر ہوں"

بچوں پر شفقت

آپؐ نے جہاں بڑوں کے ادب کی تلقین کی ہے وہاں بچوں
پر شفقت پر بھی اُبھارا ہے۔ پس ارشاد ہوتا ہے کہ:

"حسن اور حسین میرے دو پھول ہیں"

یعنی انھوں نے بچوں کو پھولوں سے تشبیہ دی ہے۔
اس کے علاوہ آپؐ فارغ وقت میں بچوں کے ساتھ کھیل کا بھی
اہتمام فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ:

"جو بچوں اور بوڑھوں پر شفقت
نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں"

خوش مزاجی

خوش مزاجی و خوش طبعیت ہونا ہمارے آقاؐ کا خاصہ
تھا۔ اس کی ایک مثال یوں ہے کہ ایک بوڑھی عورت آپؐ کے پاس
آئی اور عرض کی کہ کیا جنت میں بوڑھی عورتیں بھی جائیں گی؟
اس پر انھوں نے فرمایا:

"جنت میں صرف جوان عورتیں
ہی جائیں گی"

یہ مزاح سچائی پر مبنی تھا۔ یعنی جنت میں جانے سے پہلے

Day: ______ Date: ______

ہر بوڑھا اور بچہ جوان ہو جائیں گے۔

آپؐ کی زندگی سے ہمارے لئے اسباق

پس آپؐ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ:

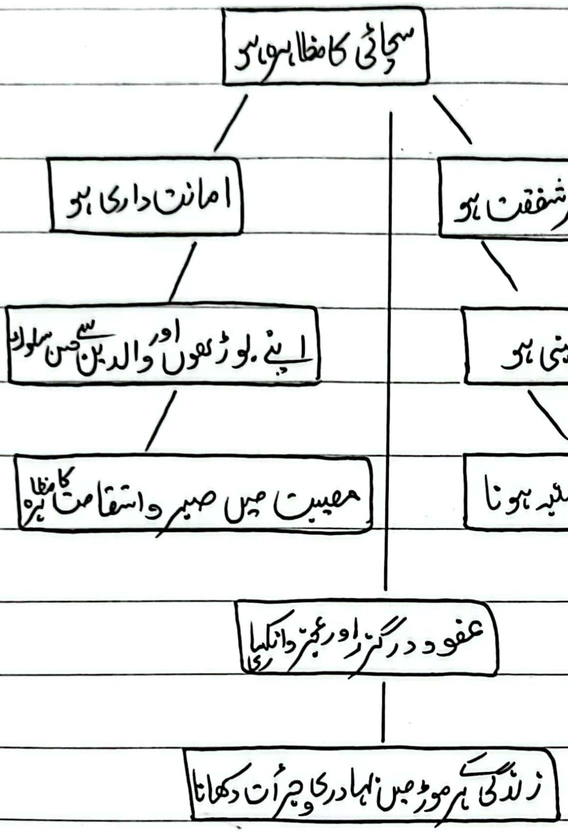

حاصلِ بحث

آپؐ کی پیروی کرنے والے بہت خوش قسمت لوگ ہوتے ہیں۔ بے شک ان کی زندگی کا ہر پہلو ہی پیروی کے لائق ہے۔ لہٰذا سوال میں انفرادی زندگی کو زیرِ بحث لایا گیا۔ جس سے کئی

Day: ______ Date: ______

پہلو آشکار ہوتے کہ آپ ﷺ انفرادی زندگی میں بھی اسوۂ حسنہ کا ایک نمونہ ثابت ہوتے ہیں۔ وہ ایک کامل انسان ہیں اور ان کی زندگی کے پہلوؤں پر عمل پیرا ہو کر ہم کامل تو نہیں مگر بہت حد تک کاملیت کی حد کو چھو ضرور سکتے ہیں۔